جنت اور جہنم کی راہیں

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

نور اسلام اکیڈمی
لاھور ـــــ پاکستان

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (آل عمران : ۱۸۵)

پس جو کوئی آتش دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی دراصل کامیاب ہے

جنت اور جہنم کی راہیں

ترجمہ و تفہیم و تخریج احادیث

حافظ ثناء اللہ ثاقب

و

ابو عبد الرحمٰن شبیر بن نور

نور اسلام اکیڈمی

پوسٹ بکس 5166 ماڈل ٹاؤن لاہور، فون : 588 4789

یکے از مطبوعات **نور اسلام اکیڈمی لاہور**

نام کتاب : جنت اور جہنم کی راہیں

ناشر : عبدالرحمٰن بن شبیر' مدیر منتظم

مکتبہ نور اسلام' اردو بازار لاہور' فون: 7352847

مطبع : شرکت پرنٹنگ پریس' 43 نسبت روڈ' لاہور

اشاعت : اوّل ——— نومبر 2000ء

چہارم ——— اکتوبر 2003ء

عنوانات

جنّت کی راہیں

جہنم کی راہیں

جنّت کی راہیں

کتاب اللہ اور سنّتِ رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں
جنّت میں لے جانے والے تیس اسباب

ترجمہ و تفہیم
حافظ ثناء اللہ ثاقب
قاسم آباد (مظفر گڑھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ مؤلّف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ ' نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ' وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا' مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ' وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ' وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ — اَمَّا بَعْدُ :

زیرِ نظر رسالہ کا موضوع ہے "جنّت میں لے جانے والے تمیں اسباب"۔ اِس مختصر رسالہ میں مَیں نے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحیح احادیث کو جمع کیا ہے' جن سے مَیں نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو شخص بھی اِن اعمال پر کاربند ہوگا اللہ کے فضل سے یہ کام اُسے جنّت میں لے جانے کے سبب بن جائیں گے۔ لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ جو کوئی بھی یہ اعمال کرے وہ ضرور ہی جنّت میں جائے گا' خواہ اس کا عقیدہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ جنّت میں صرف اور صرف حقیقی مؤمن ہی جائے گا۔ اگر کوئی کافر یا مشرک ان میں سے بعض اعمال پر کاربند ہو یا یہ سارے ہی اعمال کرلے تو بھی اس کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا' اور وہ جنّت میں بھی ہرگز نہیں جاسکے گا' اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○﴾ (الزمر : ٦٥)

"تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔"

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○﴾

(الفرقان : ٢٣)

"اور جو کچھ بھی ان کا کیا دھرا ہے اُسے لے کر ہم غبار کی طرح اُڑا دیں گے۔"

نیک اعمال کی قبولیت کے لیے کم از کم مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں :

① اسلام : ہر عمل کی قبولیت کے لیے اسلام لازمی شرط ہے۔

② اخلاص : ہر عمل کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی نیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا اور اِخلاص پیش نظر رکھے' تا کہ اُس کے اعمال اللہ کے ہاں مقبول ہوں۔ یعنی وہ جو عمل بھی کرے خالصتاً اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کرے' اُس کی مخلوق میں سے کسی کو خوش کرنا مقصود نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ)) [1]

"یقیناً اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور جس کے ذریعے اُس کی رضامندی تلاش کی گئی ہو۔"

---

(١) سنن النسائی' کتاب الجهاد' باب من غزا یلتمس الاجر والذکر' ح ٣١٤٠۔ علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے : صحیح الجامع' ح ١٨٥٦

③ **اتباعِ رسول ﷺ :** ہر عمل کے قبول ہونے کے لیے اتباعِ رسول ﷺ لازمی شرط ہے۔ چنانچہ ہم نے اس رسالہ میں صرف رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث جو آپ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت ہیں' ان کے بیان پر اکتفا کیا ہے۔

مَیں اللہ العلی القدیر سے دعا کرتا ہوں' اُس کے اچھے ناموں اور بلند صفات کے حوالے سے' کہ ہمارے اِس عمل اور باقی تمام اعمال کو خالص اپنے لیے بنا لے اور اس عمل سے مجھے بھی نفع دے اور تمام مسلمان بھائیوں کو بھی —— اور اس کا اجر میرے لیے اور میرے والدین کے لیے محفوظ کرلے اُس دن جس دن نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد' مگر جو شخص قلبِ سلیم لیے ہوئے اللہ کے حضور پیش ہوا۔

اگر مَیں نے اِس موضوع کو حسن وخوبی کے ساتھ تحریر کیا ہے تو یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ہوا ہے اور اُسی کا خاص فضل ہے' اور اگر مَیں اِس موضوع میں بھول کا شکار ہو گیا ہوں تو یہ میری اپنی کوتاہی اور غلطی ہے' اور شیطان نے مجھے بھلا دیا ہے۔

اے اللہ! تُو اپنی تعریفوں کے ساتھ پاک ہے' اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' اور میں اپنے گناہوں کی تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

وصلّی اللّٰہُ تَعالٰی علٰی عبدِہٖ ورَسولِہٖ سیّدِنا مُحمّدٍ وَعلٰی آلہٖ وصَحبِہٖ اجمعین' وآخِرُ دَعوانا اَنِ الحمدُ للّٰہ رَبِّ العَالمین○○

کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں جنّت میں لے جانے والے تیس اسباب کا بیان

[۱-۲] پہلا اور دوسرا سبب

ایمان اور نیک عمل

قرآن مجید نے جنّت میں پہنچانے کے لیے جو سب سے اہم سبب بیان کیا ہے وہ "ایمان" ہے۔ لیکن ایمان ہمیشہ عمل کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں کوئی مقام ایسا نہیں جہاں ایمان جنّت میں لے جانے کا سبب بنتا ہو اور اس کے ساتھ عمل صالح کا تذکرہ نہ ہو۔ الحمد للہ اعمالِ صالحہ کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ثواب کمانے کے راستے بہت سے ہیں۔ ان کی تعداد کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی ان کو شمار کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾ (البقرة : ۸۲)

"اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنّتی ہیں، اور وہ جنّت میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اِس موضوع پر قرآن مجید کی آیات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث بہت ہیں۔ اِن سب کا شمار کرنا (اِس مختصر رسالہ میں) مشکل ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر چند مقامات پیش کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں ملاحظہ فرمائیں : البقرة : ۲۵ و ۸۲، لقمان : ۸، الكهف : ۱۰۷، الفتح : ۵، الحج : ۱۴ و ۲۳ و ۵۶، الحدید : ۱۲ و ۲۱، التغابن : ۹، الطلاق : ۱۱، البروج : ۱۱، البيّنة : ۷، المؤمنون : ۱ و ۱۱، العنكبوت : ۵۷۔

[۳] تیسرا سبب

تقویٰ

تقویٰ کی سب سے واضح تعریف یہ ہے : "اللہ کا ڈر، قرآن مجید پر عمل، تھوڑے (رزق) پر قناعت، اور قیامت کے دن کے لیے خوب تیاری" —— اور تقویٰ کی دوسری تعریف یہ ہے : "جس طرح اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنّت سے واضح ہے اسی طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے عمل کرنا، اللہ سے ثواب کی امید رکھنا اور اس کی نافرمانی چھوڑ دینا، اور اللہ کی گرفت سے ڈرنا" —— اگر تقویٰ کی مزید تفصیل دیکھنی ہو تو علامہ ابنِ قیمؒ رحمہ اللہ کی تالیفات "مدارجُ السّالِکین" اور "اِغاثۃ اللّٰھفان" کا مطالعہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ ﴾ (الحجر : ۴۵)

"یقیناً متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔"

بلکہ جنّت متقی لوگوں کے لیے ہی تیار کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : ۱۳۳)

"دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس کی جنّت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَاَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ)) (۲)

"جو کام لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرے گا وہ اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق ہے' اور جو کام لوگوں کو سب سے زیادہ جہنم میں داخل کرے گا وہ مُنہ (زبان) اور شرمگاہ (کا غلط استعمال) ہے۔"

[۴] چوتھا سبب

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝﴾ (الفتح : ۱۷)

"اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی' اور جو مُنہ پھیرے گا اسے وہ دردناک عذاب دے گا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

---

(۲) سنن الترمذی' ابواب البر والصلة' باب ما جاء فی حسن الخلق' ح ۲۰۰۴۔ حدیث کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں :

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ : ((تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ : ((اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ))

استاذ الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو سلسلة الاحادیث الصحیحہ' ح ۹۷۷ و مسند احمد ۲۹۱/۲' ح ۸۹۴' تحقیق احمد شاکر۔

((كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلاَّ مَنْ اَبٰى)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى؟ قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى))[۴]

"میری ساری اُمت جنّت میں جائے گی مگر وہ شخص جس نے (جنّت میں جانے سے) خود ہی انکار کر دیا"۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون (بدبخت) ہے جو جنّت میں جانے سے انکار کرے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خود ہی (جنّت میں جانے سے) انکار کر دیا۔"

[۵] پانچواں سبب

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

اپنی جان اور مال کو اللہ کے راستے میں قربان کرنے کا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ ﴾ (التوبة: ١١١)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنّت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں،

(۴) صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ح۷۲۸۰۔

پھر مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ اُن سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے تورات' انجیل اور قرآن میں۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ﴾ (الصّف : ۱۰۔۱۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذابِ الیم سے بچادے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر' اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے' یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی!"

[٦] چھٹا سبب

توبہ

توبہ سابقہ گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ)) [۴]

---

(۴) سنن ابن ماجه' باب ذكر التوبة' ح ۴۲۵۰۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن =

"گناہوں سے توبہ کرنے والا اس طرح ہو جاتا ہے گویا اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ۝ ﴾ (مریم : ۶۰)

"البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل اختیار کر لیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔"

[۷] ساتواں سبب

اللہ کے دین پر استقامت اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ (الاحقاف : ۱۳، ۱۴)

"یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اس پر جم گئے، اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ایسے لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، اپنے اُن اعمال کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔"

عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ :

= قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر، ح ۳۰۰۸۔

((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ))[۵]

حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مَیں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اِسلام کے بارے میں مجھے ایسی بات فرمائیں کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے سوال کی ضرورت نہ رہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کہو مَیں ایمان لایا اللہ پر' پھر اس پر ثابت قدم ہو جاؤ!"

[۸] آٹھواں سبب

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عِلمِ دین حاصل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ' وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ' وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ))[۶]

"جو شخص عِلمِ دین حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جب کچھ لوگ اللہ کے

---

(۵) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب جامع اوصاف الاسلام' ح ۳۸

(۶) صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر' ح ۱۹۹۱۔ سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی المعونۃ علی المسلم' ح ۴۹۴۶۔

گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے' رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں' اور ایسے لوگوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتا ہے۔ اور جس کو اُس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔"

[۹] نواں سبب

مسجد تعمیر کرنا

حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا :

((مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ)) (۷)

"جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے ویسا ہی گھر بناتا ہے۔"

---

(۷) صحیح البخاری' کتاب المساجد' باب من بنی مسجدًا۔ صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب فضل بناء المساجد والحث علیھا' ح ۵۳۳۔

[۱۰] دسواں سبب

اچھّا اخلاق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِی رَبَضِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّۃِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ)) (۸)

"جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے میں جنّت کے اطراف میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں۔ اور جنّت کے وسط میں گھر کا ضامن ہوں اُس شخص کے لیے جو مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے۔ اور اعلیٰ درجے کی جنّت میں گھر کا ضامن ہوں اُس شخص کے لیے جو اپنا اخلاق اچھا کرلے۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَاَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ)) (۹)

"جو کام لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کرے گا وہ اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق ہے، اور جو کام لوگوں کو جہنم میں سب سے زیادہ داخل

---

(۸) سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب ما جاء فی حسن الخلق، ح ۴۸۰۰۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع، ح ۱۴۶۴۔

(۹) سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی حسن الخلق، ح ۲۰۰۴۔ حدیث کے اصل الفاظ اور اس کی صحت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال حاشیہ نمبر ۲ میں ملاحظہ کیجیے۔

کرے گا وہ منہ (زبان) اور شرم گاہ (کا غلط استعمال) ہے۔"

حسن اَخلاق میں بہت سی چیزیں آجاتی ہیں۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟ تو آپؓ نے اخلاق النبی ﷺ کو ایک جملے میں سمو کر یوں بیان کر دیا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرآنُ "آپ ﷺ کا اَخلاق قرآن مجید تھا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قائد ہیں اور آپ ﷺ کی تعریف قرآن مجید نے یوں بیان فرمائی ہے :

﴿ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ﴾ (القلم : ۴)

"(اے نبی ﷺ) آپ بڑے بلند اخلاق کے مالک ہیں۔"

ہمیں اللہ کی کتاب قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے آپؐ اور آپؐ کے اصحابِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرتوں کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے کہ ان پاکیزہ ہستیوں کا اخلاق کیسا تھا اور ہم کیسے ان کا اخلاق اپنا سکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اَخلاق و سیرت پر جو سب سے بہتر کتاب لکھی گئی ہے وہ امام ترمذی رحمہ اللہ کی تالیف "شمائلُ المُحمَّدية" ہے۔ اس کی تلخیص و تحقیق الاستاذ العلامہ محمد ناصر الدین الالبانی (رحمہ اللہ) نے کی ہے۔

[۱۱] گیارھواں سبب

جھگڑا چھوڑ دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا...))[10]

"جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے میں جنت کے اطراف میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں..."

[۱۲] بارھواں سبب

جھوٹ چھوڑ دینا اگرچہ ہنسی مذاق سے ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا،.....))[11]

"جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے میں جنت کے اطراف میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں، اور جنت کے وسط میں گھر کا ضامن ہوں اُس شخص کے لیے جو جھوٹ چھوڑ دے خواہ ہنسی مذاق ہی میں کیوں نہ ہو...."

[۱۳] تیرھواں سبب

ہمیشہ باوضو رہنا

جب بھی وضو ٹوٹ جائے دوبارہ وضو کر لینا اور اذان کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا (جنت میں لے جانے والے اسباب میں سے ہے)۔

---

(۱۰) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب حسن الخلق، ح ۴۸۰۰۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر، ح ۱۴۶۴

(۱۱) حوالہ سابقہ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ : ((يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ؟ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ)) فَقَالَ بِلَالٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ' وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا — فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بِهِمَا)) (۱۲)

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (بریدہ ؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا : "اے بلال! تم مجھ سے جنت میں سبقت کیسے کر گئے؟ گزشتہ رات مَیں نے تمہارے قدموں کی آواز جنت میں اپنے آگے آگے سنی ہے"۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : "اے اللہ کے رسول ﷺ! مَیں جب بھی اذان دیتا ہوں دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں ' اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو فوراً وضو کر لیتا ہوں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "یہی وجہ ہے!"

[۱۴] چودھواں سبب

نماز ادا کرنے کیلئے مسجد آنا جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(۱۲) سنن الترمذی ' کتاب المناقب ' باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ' ح۳۶۹۰۔ المستدرک للحاکم ۲۸۵/۳ ' کتاب معرفۃ الصحابۃ۔ امام حاکم اور امام الذہبی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ الالبانی نے بھی صحیح الترغیب میں صحیح کہا ہے ' ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۹۴۔

((مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ)) (۱۳)

"جو شخص مسجد میں (نماز کے لیے) جاتا ہے یا نماز سے فارغ ہو کر واپس آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے' جب بھی وہ جاتا یا واپس آتا ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: ((اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا)) میں "نُزُلًا" کا مطلب ہے: مہمان کی آمد پر اس کے لیے جو کچھ تیار کیا جاتا ہے۔"

[۱۵] پندرھواں سبب

اللہ کیلئے زیادہ سے زیادہ سجدے کرنا

عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ: كُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ' فَقَالَ لِیْ: ((سَلْ)) فَقُلْتُ: اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ — فَقَالَ: ((اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ؟)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ — قَالَ: ((فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) (۱۴)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ

---

(۱۳) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب فضل من خرج الی المسجد او راح۔ صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب فضل الصلاۃ المکتوبة فی جماعة۔

(۱۴) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب فضل السجود والحث علیه۔ مسند احمد ۵۹/۴۔

کے پاس رات گزارا کرتا تھا' آپ ﷺ کو وضو کے لیے پانی لا کر دیتا اور دیگر ضروریات میں بھی آپ ﷺ کی خدمت کرتا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا : "کچھ مانگ لو!" میں نے عرض کیا : "جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا : "اِس کے علاوہ؟" میں نے عرض کیا : "بس یہی (آرزو ہے)"۔ آپ ﷺ نے فرمایا : "پس زیادہ سے زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرو!"

[۱۶] سولھواں سبب

گناہ اور جھگڑے سے پاک حج کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) (۱۵)

"جو شخص حج کرے' پس نہ تو شہوت کی بات کرے اور نہ ہی (اللہ اور اُس کے رسولؐ کی) اطاعت سے نکلے' تو جب وہ (حج کر کے) واپس آتا ہے تو اس طرح ہوتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہے۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلاَّ الْجَنَّةُ)) (۱۶)

"حج مبرور کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔"

---

(۱۵) صحیح البخاری' کتاب المناسك' باب فضل الحج المبرور۔

(۱۶) صحیح البخاری' کتاب الحج' باب وجوب العمرة وفضلها۔
صحیح مسلم' کتاب الحج' باب فی فضل الحج والعمرة' ح ۱۳۴۹۔

[۱۷] سترھواں سبب

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ قَرَءَ آیَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ لَمْ يَحِلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلاَّ الْمَوْتُ))[۱۷]

"جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت حائل ہے۔"

فرض نماز کے بعد کچھ اور اذکار بھی ایسے ہیں جن کے پڑھنے والے کے لیے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے بشرطیکہ وہ انہیں دلی یقین کے ساتھ پڑھے۔

مثال کے طور پر :

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سید الاستغفار یہ ہے :

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَاسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ))[۱۸]

---

(۱۷) عمل الیوم واللیلة للامام النسائی، ص ۱۸۲، ح ۱۰۰، طبع مؤسسة الرسالة۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ص ۴۸، ح ۱۲۴۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو متعدد طرق کے بیان کے بعد صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۸) صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، ح ۵۹۴۷۔ تحقیق الدکتور مصطفیٰ البغا۔

"اے اللہ! آپ میرے رب ہیں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ نے مجھے پیدا کیا اور میں آپ ہی کا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کی حد تک آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے ہیں۔ مجھے آپ کے تمام احسانات کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ پس بخش دیجیے میرے گناہ' کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت صدقِ دل سے سید الاستغفار پڑھے' پھر اسی دن شام سے پہلے مرجائے' تو وہ جنتی ہے۔ اور جو شخص اسے رات کو صدقِ دل سے پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو وہ بھی جنتی ہے۔

[۱۸] اٹھارھواں سبب

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دن رات میں بارہ رکعت نفل پڑھنا

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ صَلّٰی فِيْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَه بَیْتٌ فِي الْجَنَّةِ — اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ' وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَهَا' وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ' وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ' وَرَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ)) [19]

---

(۱۹) سنن الترمذی' ابواب الصلاۃ' باب ما جاء فی من صلی فی یوم ولیلة ثنتي عشرة رکعة' ح ۴۱۵۔ امام ترمذی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔ قدرے اختصار کے ساتھ : صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدھن' ح ۷۲۸۔

"جو شخص رات اور دن میں (فرض نماز کے علاوہ) بارہ رکعات ادا کرتا ہے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔ (ان بارہ رکعات کی تفصیل یہ ہے :) چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو بعد میں' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد' اور دو رکعت فجر سے پہلے۔"

[۱۹] انیسواں سبب

سلام کو پھیلانا' لوگوں کو کھانا کھلانا' صلہ رحمی کرنا اور رات کو نماز (تہجد) پڑھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((يَا اَيُّهَا النَّاسُ ! اَفْشُوا السَّلاَمَ' وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ' وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ' تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ)) (۲۰)

"اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ' (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ' اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو اُس وقت (اُٹھ کر تہجد کی) نماز پڑھو' تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

---

(۲۰) سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في قيام الليل' ح ۱۳۳۴۔ علامہ الالبانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ : صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۲۶۱' كتاب البر والاحسان' باب افشاء السلام' ح ۵۰۸۔ اور حدیث صحیح ہے۔

[۲۰] بیسواں سبب

بات سچی کرنا‘ وعدہ وفا کرنا‘ امانت ادا کرنا‘ عزّت و آبرو کی حفاظت کرنا‘ نظریں نیچی رکھنا‘ اور اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ : اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ‘ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ‘ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ‘ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ))[۲۱]

”تم اپنی طرف سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو‘ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں : (۱) جب بات کرو تو سچ بولو۔ (۲) جب کسی سے وعدہ کرو تو پورا کیا کرو۔ (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو۔ (۴) اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرو۔ (۵) اپنی نظروں کو نیچا رکھو۔ (۶) اور اپنے ہاتھوں کو (لوگوں کو نقصان پہنچانے سے) روکے رکھو۔“

---

(۲۱) صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۵۰۶‘ کتاب البر والاحسان‘ ح ۲۷۱۔ المستدرک للحاکم ۴/۳۵۸۔ مسند احمد ۵/ ۳۲۳۔ علامہ الالبانی نے حسن قرار دیا ہے‘ ملاحظہ ہو سلسلة الاحادیث الصحیحة ح ۱۴۷۰۔

[۲۱] اکیسواں سبب

صرف عورتوں کے ساتھ خاص

سُنّت کے مطابق پانچ وقت نماز پڑھیں' رمضان المبارک کے روزے رکھیں' اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کریں' اور اپنے خاوند کی اطاعت کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا' وَصَامَتْ شَهْرَهَا' وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا' وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا' قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ)) (۲۲)

"جب عورت اپنی پانچ وقت کی نماز پڑھے' ماہ رمضان کے روزے رکھے' اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے' اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے' اُس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے تو چاہے داخل ہو جا۔"

[۲۲] بائیسواں سبب

تین لڑکیوں یا بہنوں کی پرورش کرنا

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۲۲) مسند احمد ۱/۱۹۱ و صحیح ابن حبان (الاحسان ۴/۴۷۱' کتاب النکاح' باب معاشرۃ الزوجین' ح ۴۱۶۳۔ علامہ شعیب الارناؤوط نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَاتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَقَامَ عَلَيْهِنَّ كَانَ مَعِى فِى الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَاَوْمَاَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى (۲۳)

"جس کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے ان کی صحیح تربیت کرے وہ جنت میں میرے ساتھ اِس طرح ہو گا (جس طرح یہ دو انگلیاں ہیں)" آپ ﷺ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ (۲۴)

"جو شخص اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرتا ہے میں اور وہ جنّت میں اِس طرح اکٹھے داخل ہوں گے"۔ اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

---

(۲۳) مسند ابی یعلٰی الموصلی ۱۶۶/۲ ح ۳۴۴۸ و مسند احمد ۱۵۶/۳۔ علامہ الالبانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۲۴) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ح ۲۶۳۱۔ وسنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة علی البنات، ح ۱۹۱۴۔

[۲۳] تیئیسواں سبب

ثواب کی نیّت سے
اپنی اولاد اور مخلص دوستوں کی موت پر صبر کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : وَاثْنَانِ؟ قَالَ : ((وَاثْنَانِ!))(۲۵)

"جس شخص نے اپنے تین صُلبی بچوں کی وفات پر ثواب کی نیّت سے صبر کیا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔" ایک عورت نے کھڑے ہو کر دریافت کیا : اور دو کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا : "ہاں' دو (پر صبر کرنے والے) کا بھی یہی ثواب ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ))(۲۶)

"جن دو مسلمان مرد و عورت کے تین نابالغ بچّے فوت ہو جائیں اللہ تعالیٰ اُن بچوں پر اپنی رحمت اور فضل کرتے ہوئے اِن دونوں (ماں

---

(۲۵) سنن النسائی' کتاب الجنائز' باب من احتسب ثلاثة من صلبه' ح ۱۸۷۲۔ وصحیح ابن حبان (الاحسان) ۷/۲۰۵' کتاب الجنائز' ما جاء فی الصبر' ح ۲۴۹۳۔ حدیث صحیح ہے۔

(۲۶) سنن النسائی' کتاب الجنائز' باب من احتسب ثلاثة من صلبه' ح ۱۸۷۳۔ وصحیح البخاری' کتاب الجنائز' باب فضل من مات له ولد فاحتسب' ح ۱۱۹۱۔ و سنن ابن ماجه' کتاب ما جاء فی الجنائز' باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده۔

باپ) کو جنت میں داخل کر دیں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ)) (۲۷)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جب میں اپنے بندۂ مومن کا اہلِ دنیا میں سے کوئی محبوب (بیٹا' بھائی یا دوست) اپنی طرف بلا لیتا ہوں' پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میرے پاس اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔"

[۲۴] چوبیسواں سبب

یتیم کی کفالت کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (۲۸)

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں اِس طرح ہوں گے (جس طرح یہ دو انگلیاں ہیں)" اور آپ ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

---

(۲۷) صحيح البخاري' كتاب الرقاق' باب العمل الذي يبتغى به وجه الله' ح ۶۰۶۰۔

(۲۸) صحيح البخاري' كتاب الطلاق' باب اللعان' ح ۴۹۹۸۔

[۲۵] پچیسواں سبب

مریض کی عیادت کرنا
یا اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کیلئے جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) (۲۹)

”جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا جاکر اپنے کسی دینی بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے : خوش ہو جا! تیرا چلنا اچھا رہا ، اور تو نے اپنی جگہ جنت میں بنالی۔“

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خِرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)) (۳۰)

”جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے پھلوں میں رہتا ہے یہاں تک کہ واپس آجائے۔“

---

(۲۹) سنن الترمذی ، ابواب البر والصلۃ ، باب ما جاء فی زیارۃ الاخوان ، ح ۲۰۰۸۔ وسنن ابن ماجہ ، کتاب الجنائز ، باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضًا ، ح ۱۴۴۳۔ علامہ الالبانی نے حسن کہا ہے ، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ح ۶۳۸۷۔

(۳۰) صحیح مسلم ، کتاب البر والصلۃ والادب ، باب فضل عیادۃ المریض ، ح ۲۵۶۸۔

[۲۶] چھبیسواں سبب

دو عادتوں پر کاربند رہنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَصْلَتَانِ اَوْ خُلَّتَانِ لَا یُحَافِظُ عَلَیْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ' هُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِیْلٌ' یُسَبِّحُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا' وَیَحْمَدُ عَشْرًا' وَیُکَبِّرُ عَشْرًا' فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِی الْمِیْزَانِ' وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِیْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ' وَیَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ' وَیُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ' فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ)) فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُهَا بِیَدِهٖ' قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ هُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِیْلٌ؟ قَالَ : ((یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ [یَعْنِی] الشَّیْطَانُ فِیْ مَنَامِهٖ فَیُنَوِّمُهٗ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَهٗ' وَیَاْتِیْهِ فِی صَلَاتِهٖ فَیُذَکِّرُهٗ حَاجَةً قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَهَا)) (۳۱)

---

(۳۱) سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی التسبیح عند النوم' ح۵۰۶۵۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵/ ۳۵۴ و ۳۶۱' کتاب الصلاۃ' فصل فی القنوت ح۲۰۱۲ و۲۰۱۸۔ وسنن الترمذی' کتاب الدعوات' باب ما جاء فی التسبیح والتکبیر والتحمید عند المنام' ح۳۴۰۹۔ وسنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب ما یقال بعد التسلیم' ح۹۲۴۔ علامہ الالبانی اور متعدد اہل علم نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

"دو عادتیں یا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان اِن پر کاربند ہو جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔ یہ دونوں بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ زبان سے یہ ایک سو پچاس مرتبہ ہوا' لیکن نیکیوں کی میزان میں یہ ایک ہزار پانچ سو مرتبہ شمار ہو گا ــــ اور جب (سونے کے لیے) بستر پر جائے تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ زبان سے یہ سو مرتبہ ہوا اور نیکیوں کے میزان میں ایک ہزار مرتبہ ہو گیا"۔ مَیں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دونوں کام آسان کیسے ہیں اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کے پاس سونے کے وقت شیطان آجاتا ہے اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے پہلے اُسے سلا دیتا ہے' اور نماز میں بھی اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور ان کلمات کے پڑھنے سے پہلے ہی اسے دوسری ضروریات یاد کرا دیتا ہے۔"

[۲۷] ستائیسواں سبب

خرید و فروخت میں نرمی کا برتاؤ کرنا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا)) (۳۲)

"اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا جو خرید و فروخت میں نرم رویہ اختیار کرتا تھا اور لین دین میں نرم برتاؤ کرتا تھا۔"

[۲۸] اٹھائیسواں سبب

تنگ دست سے درگزر کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((اَنَّ رَجُلاً مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِيْلَ لَهُ : مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ [قَالَ : فَاِمَّا ذَكَرَ وَاِمَّا ذُكِّرَ] فَقَالَ : اِنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ، فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَاَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ اَوْ فِي النَّقْدِ، فَغُفِرَ لَهُ)) (۳۳)

"ایک آدمی فوت ہوگیا اور جنت میں داخل ہوگیا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ تم کون سا عمل کرتے تھے؟ اُس نے کہا : میں لوگوں سے خرید و فرخت کرتا تو تنگ دستوں کو مہلت دے دیتا اور نقدی یا سکہ قبول کرنے میں درگزر کرتا تھا۔ پس اُس شخص کو معاف کردیا گیا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۳۲) سنن النسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة، ح۴۶۹۶۔ مسند احمد ۵۸/۱۔ احمد شاکر نے صحیح کہا ہے ح۴۱۰۔ اور علامہ الالبانی نے بھی صحیح کہا ہے : سلسلة الاحادیث الصحیحة، ح ۱۱۸۱

(۳۳) صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب فضل انظار المعسر، ح۱۵۶۰۔ وسنن النسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملة والرفق فی المطالبة

نے ارشاد فرمایا :

((کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ' فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاہُ : اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ' لَعَلَّ اللّٰہَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا' فَلَقِیَ اللّٰہَ فَتَجَاوَزَ عَنْہُ)) (۳۴)

"ایک آدمی اُدھار پر لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور وہ اپنے ملازمین کو نصیحت کرتا تھا کہ جب تم (رقم کی وصولی کے لیے) کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر کرنا' شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرلے۔ جب وہ اللہ کے پاس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے درگزر کرلیا"۔ (یعنی اسے معاف فرمادیا۔)

[۲۹] انتیسواں سبب

ایک دن میں کئی اعمالِ صالحہ کرنا

جب کسی مسلمان میں ایک دن میں کئی اعمالِ صالحہ جمع ہو جائیں تو وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ : اَنَا' قَالَ : ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً؟)) قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ : اَنَا' قَالَ : ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا؟)) قَالَ اَبُوْبَکْرٍ

---

(۳۴) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ' ح ۱۵۶۲۔ سنن النسائی' حوالہ سابقہ' ح ۴۶۹۵

رضی اللہ عنہ : اَنَا' قَالَ : ((فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا؟)) قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ : اَنَا' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِیءٍ اِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ))(۳۵)

"تم میں سے کون ہے جس نے آج روزہ رکھا ہے؟" حضرت ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا : "(اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) مَیں نے!"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تم میں سے کون ہے جو آج کسی کے جنازے میں شریک ہوا ہو؟" حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا : "میں ہوں!"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تم میں سے کون ہے جس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟"۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا : "مَیں ہوں!"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا : "تم میں سے کون ہے جس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہو؟"۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا : "(اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہوں!"۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جس بندے میں یہ سب صفات جمع ہو جائیں وہ تو ضرور ہی جنت میں داخل ہو گا۔"

---

(۳۵) صحیح مسلم 'کتاب فضائل الصحابة' باب من فضائل ابی بکر ' ح۱۰۲۸۔

[۳۰] تیسواں سبب

آنکھوں کی نعمت سے محروم ہونے پر صبر کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی : مَنْ اَذْھَبْتُ حَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَہٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ)) (۳۶)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : "میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں' پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرلے تو میں اُس کے لیے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔"

---

(۳۶) سنن الترمذی' ابواب الزھد' باب ما جاء فی ذھاب البصر' ح۲۴۰۱۔ امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور علامہ الالبانی نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع' ح۸۱۴۰۔

جہنّم کی راہیں

جن سے بچنے کی کوشش ہر مسلمان پر لازم ہے

ترجمہ وحواشی

ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ —— اَمَّا بَعد:

دنیا کی یہ زندگی ہر شکل میں امتحان ہے' خواہ انسان خوش حال ہو یا بد حال' غریب ہو یا امیر' تختِ بادشاہی پر ہو یا تختہ دار پر' وہ ہر حال میں امتحان سے گزر رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ ○ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَهَانَنِ ○ ﴾ (الفجر : ۱۵'۱۶)

"مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو امتحان میں ڈالتا ہے اور اسے عزّت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزّت دار بنا دیا' اور جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔"

اور اس امتحان کا نتیجہ مرنے کے بعد آخرت میں جنّت یا دوزخ کی شکل میں سامنے آئے گا' اور بلاشبہ کامیاب صرف وہی ہے جسے جہنّم سے نجات اور جنّت میں داخلے کی سند مل جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو معیارِ کامیابی قرار دیا ہے۔ فرمایا:

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ ﴾ (آل عمران : ۱۸۵)

"آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب (اعمال نامے کے مطابق) اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو' کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔ رہی یہ دنیا (جس کے پیچھے ہم سب دیوانوں کی طرح بھاگ رہے ہیں) تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔"

سو معلوم ہوا اصل کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ انسان آخرت میں جہنّم سے نجات اور جنت تک پہنچنے کی فکر کرلے اور اسی چیز کو حضور اکرم ﷺ نے عقل مندی و دانش مندی قرار دیا ہے۔ فرمایا:

((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ))[1]

"عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا مستقل محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد والی زندگی کی خاطر عمل کرے۔"

دار ابنِ مبارک (الخبر' سعودی عرب) نے بعض علمی کتابوں کا اختصار پیش کیا ہے تاکہ تھوڑے سے وقت میں قاری کے سامنے کتاب کا خلاصہ آسکے۔ کتاب ہذا بھی ایک مختصر کتابچے کا ترجمہ ہے۔

---

(۱) سنن الترمذی' کتاب صفۃ القیامۃ' باب ۲۵' ح ۲۴۵۹۔ مسند امام احمد' ج ۴' ص ۱۲۴۔ المستدرک للحاکم' ج ۱' ص ۵۷' کتاب الایمان باب الکیس من دان نفسہ۔ حدیث کی سند میں اگرچہ ضعف ہے لیکن سابقہ آیت کریمہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معنی بالکل صحیح ہیں' اسی لیے متعدد محدثین نے اسے روایت کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب نے قرآن و سُنّت کی روشنی میں ہمیں ان کاموں سے متنبّہ اور ہوشیار کیا ہے جن کی وجہ سے ہم رحمتِ ربّانی سے محروم ہو سکتے ہیں اور نتیجتاً جنّت سے محروم رہ سکتے ہیں، اور ان غلط کاموں سے خبردار کیا ہے جن کی پاداش میں جنّت سے محرومی یا جہنم کا ٹھکانہ ہمارا انجام ہو سکتا ہے۔ کتاب کا حجم اگرچہ مختصر ہے لیکن مضمون اس قدر اہم ہے کہ کوئی صاحبِ بصیرت اسے نظرانداز نہیں کر سکتا۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔ امید کرتا ہوں کہ یہ مختصر کتابچہ ذاتی محاسبہ اور فکرِ آخرت کے لیے معاون و مددگار ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی آخرت سنوارنے کی توفیق بخشے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلاَّ بِاللّٰهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ!

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور
الدّوادمی، سعودی عرب

۱۴/ صفر ۱۴۱۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدّمہ از مؤلّف

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا' مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ' وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ —— وبعد :

مَیں نے پہلے اپنی ذات کو اور پھر مسلمان بھائیوں کو جگانے اور متنبہ کرنے کے لیے یہ مختصر سا کتابچہ تحریر کیا ہے اور اس میں مَیں نے ایسے کاموں کی خاصی بڑی تعداد جمع کر دی ہے جن کے مرتکب پر اللہ کی طرف سے' اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے لعنت ہوتی ہے۔ اللہ کی لعنت ایسی شے ہے کہ جب کسی انسان پر پڑ جائے تو اس کی دنیا و آخرت خسارے اور گھاٹے کا سامان بن جاتی ہے' اِلاّ یہ کہ وہ آدمی اللہ کی طرف پلٹ جائے اور توبہ کر لے' یا پھر از خود اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمالیں تو اور بات ہے۔

اور یہ ساری کی ساری قابلِ لعنت باتیں میں نے کتابُ اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے مروی صحیح احادیث سے جمع کی ہیں۔

لعنت کیا ہے؟ لعنت سے مراد ہے کہ کسی شخص کو اللہ کی رحمت سے دُور پھینک دیا جانا۔ (اس حالت سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ ﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں' یعنی : ''یہی وہ لوگ ہیں جن کو اس نے اپنی رحمت سے دُور کر دیا ہے''۔ جبکہ ہم سارے کے سارے اور ہمہ وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں' اس لیے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ' وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ' وَلَا اَنَا' اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ))[۲]

"کسی آدمی کو اس کا عمل نہ جنت میں لے جا سکتا ہے اور نہ ہی آگ سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی مجھے 'اِلّا یہ کہ اللہ کی رحمت ہو جائے۔"

لہٰذا انتہائی ضروری ہے کہ ہر مسلمان ان کاموں کو پہچان لے جن کے مرتکب پر اللہ تبارک وتعالیٰ' اس کے رسول ﷺ اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے' تاکہ ان ملعون کاموں سے دُور رہے اور جو اَب تک ہو چکے ہیں ان سے توبہ کر لے۔ ایسی ہی بات حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ فرمایا :

كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ' وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً اَنْ يُّدْرِكَنِیْ[۳]

"لوگ رسول اللہ ﷺ سے "خیر" کی باتیں دریافت کیا کرتے تھے اور میں "شر" کے بارے میں پوچھتا تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں میں اس کا شکار نہ ہو جاؤں۔"

اس بات کو کسی شاعر نے خوبصورت طریقے سے بیان کیا ہے : ؎

عَرَفْتُ الشَّرَّ لَا لِلشَّرِّ لٰكِنْ لِتَوْقِيْهِ
وَ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ يَقَعُ فِيْهِ .

"میں نے شر کی پہچان کی ہے' لیکن بُری نیّت کے ساتھ نہیں' بلکہ اس

---

(۲) صحیح مسلم' کتاب صفات المنافقین' باب لن یدخل احد الجنة بعمله۔

(۳) صحیح البخاری' کتاب الفتن' باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة۔ صحیح مسلم' کتاب الامارة' باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین۔

سے محفوظ رہنے کے لیے۔ اور جو آدمی خیر و شر میں تمیز نہیں کر سکتا وہ شر کا شکار ہو ہی جاتا ہے۔"

پہلے باب میں موجبِ لعنت اعمال کے ذکر کے بعد مَیں نے دوسرے باب میں اُن اعمال کا ذکر کیا ہے جن کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے آگ کی "خوشخبری" دی ہے' یا پھر اس پر جنّت کو حرام کر دیا ہے۔ اور یہ سب کی سب باتیں قرآن کریم اور صحیح احادیث سے ماخوذ ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی وضاحت کر دوں کہ اس کتاب میں لعنتی کاموں کے باب میں یا جنّت کو حرام کرنے والے کاموں یا جہنم کا موجب بننے والے کاموں کا اکثر و بیشتر حصّہ آ گیا ہے۔ میرا یہ دعویٰ قطعاً نہیں ہے کہ ہر چیز مَیں نے یہاں بیان کر دی ہے۔ عین ممکن ہے کہ کچھ باتیں بیان ہونے سے رہ گئی ہوں یا مجھے ہی ان کا علم نہ ہو۔

اس کتابچے میں مَیں نے اس بات کی پابندی کی ہے کہ جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح یا حسن سند سے ثابت نہ ہو اس کا تذکرہ نہ کروں' تاکہ جو بات آپ ﷺ نے فرمائی ہی نہیں اس کی نسبت آں جناب ﷺ کی طرف نہ کر بیٹھوں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے :

((مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ یَرٰی اَنَّهٗ کِذْبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ)) (۴)

"جس کسی نے مجھ سے منسوب کر کے کوئی بات کی' اور اسے علم تھا کہ یہ جھوٹ ہے' تو وہ آدمی بھی جھوٹوں میں شمار ہو گا۔"

---

(۴) صحیح مسلم' المقدمة' باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: "تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ پرہیزگار مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے، البتہ بدکردار لوگوں پر لعنت کرنا جائز ہے۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظالموں پر لعنت کی ہے..." (الاذکار، ص ۷ ۵۴)

میرے مسلمان بھائی! دوسرے مسلمان بھائی پر لعنت کرنے کے معاملے میں انتہائی احتیاط کرو، خواہ تمہیں اس بات کا علم ہی کیوں نہ ہو کہ ہمارا وہ بھائی ایسے کام کرتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارے اس بھائی کو علم ہی نہ ہو کہ یہ کام حرام ہے یا یہ کہ اس کام پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔ اس کے بجائے تمہاری ذمہ داری تو یہ ہے کہ تم اُسے نصیحت کرو اور شریعت کا حکم اسے بتاؤ، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ)) قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ))(۵)

"دین خیر خواہی کا نام ہے"۔ ہم نے دریافت کیا: کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لیے، اُس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔"

مَیں اللہ تعالیٰ کو اُس کے اسماءِ حسنٰی اور عالی مقام صفتوں کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ وہ ذات اِس محنت کو اور دیگر تمام اعمال کو اپنی ذاتِ گرامی کے لیے خالص فرمادے اور اِس کتاب کے ذریعے اور جو کچھ اس کے اندر علم والی باتیں ہیں ان سب کو میرے لیے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لیے نفع بخش بنادے اور اس کا اجر و ثواب میرے کھاتے میں اور میرے والدین کے کھاتے

---

(۵) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، ح ۵۵۔

میں اُس دن کے لیے جمع فرمادے جس دن مال اور اولاد کوئی فائدہ نہیں دیں گے، بجز اِس کے کہ کوئی آدمی پاکیزہ دل کے ساتھ اللہ کے ہاں حاضر ہو۔

اگر مَیں نے حق اور صحیح بات تحریر کی ہے تو یہ اللہ کی توفیق اور فضل کا نتیجہ ہے، اور اگر مجھ سے غیر ارادی طور پر کوئی غلط بات لکھی گئی ہے تو وہ میری غلطی اور شیطان کا بہکاوا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

باب اوّل

جن کاموں پر اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں نے لعنت کی ہے

(۱) زمین میں فساد پھیلانا اور صلہ رحمی کو ختم کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ○﴾ (محمد : ۲۲، ۲۳)

"اب کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ اور توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے؟ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا۔"

زمین میں فساد مچانے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ اس زمین میں کھلے بندوں بڑے بڑے گناہوں اور فحش کاموں کا ارتکاب کیا جائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھی ذرا سا حیا نہ رہے —— اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○﴾ (النور : ۱۹)

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا

اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

(۲) تصویر کشی کرنا

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ:

((لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ' وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ)) (۶)

"نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے سود کھانے والے پر' کھلانے والے پر جسم پر (برائے خوبصورتی) نشان بنانے والی پر اور بنوانے والی پر اور تصویر بنانے والے پر۔"

ایک دوسرے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) (۷)

"قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب میں ایسے لوگ ہوں گے جو تصویر بنایا کرتے تھے۔"

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ' يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ' وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوَرُ)) (۸)

"ان تصویر بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب میں گرفتار کیا جائے

---

(۶) صحيح البخاری' كتاب اللباس' باب من لعن المصور' ح ۵۶۱۷۔

(۷) صحيح البخاری' كتاب اللباس' باب عذاب المصورين يوم القيامة' ح ۵۶۰۶۔

(۸) صحيح البخاری' كتاب اللباس' باب من لم يدخل بيتًا فيه صورة' ح ۵۶۱۶۔

گا' انہیں حکم دیا جائے گا کہ جو کچھ بنایا ہے انہیں زندہ بھی کر کے دکھاؤ (اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔"

(۳) پاک دامن' بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمت لگانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴾ (النور : ۲۳)

"جو لوگ پاک دامن' بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

"قذف" سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی پاک دامن اور پارسا عورت یا لڑکی پر زنا یا اس سے ملتے جلتے کام کی تہمت دھرے۔ (واللہ اعلم!)

(۴-۵) نقلی بال چپکانے والی اور چپکانے کا کہنے والی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری بچی کی شادی ہوئی اور وہ بیمار ہو گئی' چنانچہ اس کے بال جھڑ گئے۔ گھر والوں نے پروگرام بنایا کہ اس کے سر پر نقلی بال چپکا دیئے جائیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) (۹)

"جعلی بال چپکانے والی اور چپکانے کا کہنے والی' دونوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔"

---

(۹) صحیح البخاری' کتاب اللباس' باب الوصل فی الشعر' ح ۵۵۹۰۔

(٦) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ ﴾ (البقرۃ : ۱۵۹، ۱۶۰)

"جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، درانحالیکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو اِس روش سے باز آجائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں ان کو میں معاف کر دوں گا، اور میں بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔"

اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)) (۱۰)

"جس آدمی سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے علم کو چھپالیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ سے بنی ہوئی لگام اس کے منہ میں ڈالیں گے۔"

---

(۱۰) مسند امام احمد، ج ۲، ص ۲۶۳، ۳۰۵، ۳۵۳، ۳۴۴، ۲۹۶، ۴۹۵۔
المستدرک للحاکم، ج ۱، ص ۱۰۱، کتاب العلم، باب من سئل عن علم....

(۷) انبیاء کی قبروں پر سجدہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا' لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ مَسَاجِدَ)) (۱۱)

"اے اللہ! میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنا دینا! اللہ نے اس قوم پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔"

(۸۔۹) اپنے والد کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف نسب جوڑنا' یا غلام کا اپنے حقیقی آقا کی بجائے دوسرے سے تعلق جوڑنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ' اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ' فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ الْمُتَتَابِعَۃِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ)) (۱۲)

"جس آدمی نے اپنے والد کو چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ نسب جوڑا یا اپنے حقیقی آقا کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق جوڑا اُس پر مسلسل قیامت تک اللہ کی لعنت ہے۔"

---

(۱۱) صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب النھی عن بناء المساجد علی القبور۔ مسند امام احمد' ج ۲' ص ۲۴۶۔

(۱۲) سنن ابی داؤد' ابواب النوم' باب فی الرجل ینتمی الٰی غیر موالیہ۔

(۱۰-۱۱) حلالہ کرنے والا اور حلالہ کروانے والا

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ)) (۱۳)

"اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس شخص کی خاطر حلالہ کیا جا رہا ہے دونوں پر لعنت کی ہے۔"

اس حلالے کی نوبت اُس وقت آتی ہے جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھتا ہے۔ اب یہ عورت اُس مرد کے پاس اُس وقت تک واپس نہیں آسکتی جب تک کوئی دوسرا مسلمان اس سے شادی نہ کرے اور وہ اپنی آزاد مرضی کے ساتھ اس کو طلاق نہ دے' تب جا کر یہ عورت اپنے پہلے خاوند کے پاس نئے نکاح کے بعد جا سکتی ہے۔ حلالہ کرنے والا اس عورت سے فرضی نکاح رچاتا ہے تا کہ وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے —— واللہ اعلم

(۱۲) نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ)) (۱۴)

"جس نے میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہا اس پر لعنت ہو اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔"

---

(۱۳) مسند امام احمد' ج ۱' ص ۴۵۰ و ج ۲' ص ۳۲۳۔ سنن النسائی' کتاب الطلاق' باب احلال المطلقۃ ثلاثا وما فیہ من التغلیظ۔

(۱۴) روایت الطبرانی بحوالۃ صحیح الجامع الصغیر للالبانی' ح ۶۲۸۵۔

(۱۳-۱۶) والد کو بُرا بھلا کہنا' غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا' تخریب کار کو پناہ دینا' یا زمین کے نشانات تبدیل کرنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)) (۱۵)

"جو آدمی اپنے والد کو بُرا بھلا کہے اس پر اللہ نے لعنت کی ہے' اور جو آدمی غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے اس پر بھی اللہ نے لعنت کی ہے' اور جو آدمی کسی تخریب کار کو پناہ دے اُس پر اللہ نے لعنت کی ہے' اور جو آدمی زمین کے نشانات بدل دے اُس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔"

(۱۷) حکمرانوں کی طرف سے بے انصافی اور معاہدے کی خلاف ورزی کرنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ' اِذَا اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوْا' وَاِذَا عَاهَدُوْا وَفَوْا' وَاِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوْا' فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) (۱۶)

"سربراہ قریش سے ہوں گے' ان کی خوبی یہ ہے کہ جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو وہ رحم کرتے ہیں' جب وعدہ کرلیں تو وفا کرتے

---

(۱۵) صحیح مسلم' کتاب الاضاحی' باب تحریم الذبح لغیر اللہ و سنن النسائی' کتاب الضحایا' باب من ذبح لغیر اللہ۔

(۱۶) مسند امام احمد' ج ۴' ص ۴۲۱ و ۴۲۴۔

ہیں' جب فیصلہ کریں تو انصاف کرتے ہیں۔ ان میں سے جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔"

(۱۸) قصاص کی تنفیذ میں آڑے آنا

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيًا فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ اَوْ بِالسِّيَاطِ' اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ' وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ' وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدٍ' وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ' لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) (۱۷)

"جو شخص بلوے میں مارا گیا کہ لوگوں کے درمیان پتھر چل رہے تھے یا ڈنڈوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال ہو رہا تھا اس کا قتل' قتل خطا شمار ہو گا اور قتل خطا والی دیت ادا ہو گی' اور جس شخص کو قصداً قتل کیا گیا اس میں قصاص ہو گا' اور جو آدمی قصاص کی تنفیذ میں آڑے آیا اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو' نہ اس کی توبہ قبول ہو گی اور نہ ہی فدیہ قبول ہو گا۔"

(۱۹۔۲۰) مردوں کا عورتوں کی سی مشابہت بنانا اور عورتوں کا مردوں کی سی مشابہت بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبِسُ لِبْسَةَ

---

(۱۷) سنن النسائی' کتاب القسامۃ' باب من قتل بحجر او سوط۔ سنن ابی داؤد' کتاب الدیات' باب فیمن قتل فی عمیا بین قوم۔

الْمَرْءَةِ وَالْمَرْءَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ[۱۸]

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اُس مرد پر جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور اُس عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ[۱۹]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت بناتے ہیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت بناتی ہیں۔"

(۲۱) لباس پہننے کے باوجود عورتوں کا ننگا نظر آنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلَى الْمَيَاثِرِ حَتّٰى يَأْتُوْا أَبْوَابَ مَسَاجِدِهِمْ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، اِلْعَنُوْهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ))[۲۰]

---

(۱۸) سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب لبسة النساء، المستدرك للحاكم، كتاب اللباس، باب لعن النبی المرءة تلبس لبسة الرجل۔

(۱۹) صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال۔

(۲۰) مسند امام احمد، ج ۲، ص ۲۲۳۔ مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۳۷۔ بحوالة المعاجم الثلاثة للطبرانی۔ المستدرك للحاكم ج ۴۔ ۴۳۶ استاذ احمد شاکرؒ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو شرح مسند احمد، ج ۱۲، ص ۳۶۔

"آخر زمانے میں اس اُمت میں ایسے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو بڑی بڑی سواریوں پر اپنی مسجدوں کے دروازوں تک آیا کریں گے۔ ان کی عورتیں لباس پوش ہونے کے باوجود ننگی کی ننگی ہوں گی' کمزور اور لمبی گردن والے اونٹ کی کوہان کی طرح ان کے سر ہوں گے۔ (جسم سمارٹ' گردن لمبی اور سر سٹائلش بالوں والے)۔ ایسی عورتوں پر لعنت بھیجو' کیونکہ یہ لعنت ہی کے قابل ہیں۔"

(۲۲) اپنے خاوند کا بستر چھوڑنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ))(۲۱)

"جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر رات گزارے تو واپس آنے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

(۲۳۔۲۴) خوشی کے موقع پر ساز بجانا اور غمی کے موقع پر واویلا کرنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ))(۲۲)

"دنیا و آخرت میں دو آوازیں لعنتی ہیں' خوشی کے موقع پر ساز بجانا اور غمی کے موقع پر واویلا کرنا۔"

---

(۲۱) صحیح البخاری' کتاب النکاح' باب اذا باتت المراۃ....

(۲۲) صحیح الجامع الصغیر للاستاذ الالبانی' ح ۳۸۰۱ بحوالۃ البزار والضیاء۔

حدیث میں مذکور لفظ "مزمار" سے مراد بانسری ہے جو کہ اکثر گانے کے ساتھ بجائی جاتی ہے اور اس سے ملتے جلتے دوسرے آلاتِ موسیقی مثلاً سارنگی' طبلہ' ڈھولک وغیرہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں —— ان کی حرمت بیان کرنے کے لیے متعدد احادیث نبویہ وارد ہوئی ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْمَعَازِفَ))(۲۳)

"میری اُمت میں ایسے لوگ ضرور آئیں گے جو حلال کریں گے زنا کو' ریشم کو' شراب کو اور آلاتِ موسیقی کو۔"

(۲۵۔۲۷) مشکلات میں سر منڈوا دینا' کپڑے پھاڑ دینا' یا کسی اور شکل میں اظہارِ غم کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ اَوْ سَلَقَ اَوْ خَرَقَ))(۲۴)

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اُس شخص پر جو (مصیبت میں) سر منڈوائے' واویلا کرے یا کپڑے پھاڑے۔"

---

(۲۳) صحیح البخاری' کتاب الاشربة' باب ماجاء فیمن یستحل الخمر...' ح ۵۲۶۸۔

(۲۴) سنن النسائی' کتاب الجنائز' باب الحلق۔ استاذ البانیؒ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲۸۔۳۰) مصیبت میں منہ نوچنا‘ سینہ چاک کرنا اور نوحہ کرنا

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا‘ وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ))[۲۵]

”اللہ نے لعنت کی ہے اپنا منہ نوچنے والی پر‘ اپنا گریبان چاک کرنے والی پر اور تباہی و بربادی مانگنے والی پر۔“

(۳۱۔۳۳) حسن کی خاطر نشان گودنا‘ چہرے کے بال اکھاڑنا اور دانتوں کے درمیان فاصلہ بنانا

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لعنت کی نشان گودنے والیوں پر‘ چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے والیوں پر۔ وہ خوش نمائی کی خاطر ایسا کرتی ہیں اور وہ اللہ کی بناوٹ کو بدلنا چاہتی ہیں۔ اُمِ یعقوب نے کہا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کیوں نہ اُس پر لعنت کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ لعنت اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔ اُمِ یعقوب نے کہا: مَیں نے سارا قرآن پڑھا ہے‘ مجھے تو یہ لعنت کہیں نظر نہیں آئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم توجہ سے قرآن پڑھتیں تو تمہیں نظر آجاتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۲۵) سنن ابن ماجة‘ کتاب الجنائز‘ باب ماجاء فی النھی عن ضرب الخدود وشق الجیوب‘ استاذ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلة الاحادیث الصحیحة‘ ج ۷ ۲۱۴۔

﴿ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾

(الحشر : ۷)

"جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رُک جاؤ۔"[۲۶]

(۳۴۔۳۹) سُود کھانا' کھلانا' لکھنا' گواہی دینا' صدقہ میں دیر کرنا' ہجرت کے بعد واپس ریگستان چلے جانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

آكِلُ الرِّبَا وَمُوْكِلُهُ وَشَاهِدَاهُ اِذَا عَلِمَاهُ' وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ وَلَاوِی الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ یَوْمَ الْقِیَامَةِ[۲۷]

"سُود کھانے والا' کھلانے والا' اس کے دونوں گواہ بشرطیکہ انہیں علم ہو' نشان گودنے والی' اور گدوانے والی' زکوۃ دیر سے ادا کرنے والا اور ہجرت کے بعد واپس صحرا جانے والا' رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق سب کے سب قیامت کے روز لعنتی ہیں۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا :

((لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبَا' وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ' هُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ))[۲۸]

---

(۲۶) صحیح البخاری' کتاب اللباس' باب المتنمصات' ۵۵۹۵۔

(۲۷) صحیح ابن خزیمة' ج ۴' ص ۸۔ مسند امام احمد' ج ۱' ص ۴۰۹۔ مستدرك حاكم' ج ۱' ص ۳۸۷۔ سنن النسائی' ج ۸' ص ۱۴۷۔

(۲۸) مسند امام احمد' ج ۱' ص ۴۰۲۔ صحیح مسلم' کتاب المساقاة' باب لعن آکل الربا و موکله۔

"اللہ نے لعنت کی ہے سود کھانے والے پر' کھلانے والے پر' اس کے دونوں گواہوں پر' لکھنے والے پر' وہ سب کے سب جرم میں برابر کے شریک ہیں۔"

(۴۰) قبر اُکھاڑنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ (۲۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی (کفن چوری کرنے کی خاطر) قبر اکھاڑنے والے مرد پر اور عورت پر۔"

(۴۱) عورت کے پچھلے حصے میں ضرورت پوری کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مَلْعُوْنٌ مَنْ يَاْتِي النِّسَاءَ فِيْ مَحَاشِهِنَّ يَعْنِيْ اَدْبَارِهِنَّ)) (۳۰)

"وہ آدمی لعنتی ہے جو عورتوں کے پچھلے حصّے میں ضرورت پوری کرتا ہے۔"

(۴۲) مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى

---

(۲۹) سنن البیهقی' ج ۸' ص ۲۷۰۔ استاذ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلة الاحادیث الصحیحة' ح ۲۱۴۸۔

(۳۰) آداب الزفاف للاستاذ الالبانی' ص ۱۰۵' بحوالہ مسند ابن عدی۔

يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ)) (۳۱)

"جس آدمی نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف کسی تیز دھار چیز سے اشارہ کیا تو جب تک وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آجاتا فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں' خواہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهِ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)) (۳۲)

"تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ تمہیں خبر نہیں شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوا دے' نتیجتاً وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔"

(۴۳-۴۴) رشوت دینا اور رشوت لینا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ (۳۳)

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔"

(۳۱) صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم۔

(۳۲) صحیح مسلم' بحوالہ سابقہ۔

(۳۳) مسند امام احمد' ج ۵' ص ۲۷۹۔ سنن الترمذی' کتاب الاحکام' باب ما جاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم۔

(۴۵) جانور کا چہرہ بگاڑنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ)) (۳۴)

"جو شخص حیوان کا چہرہ بگاڑتا ہے اُس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔"

(۴۶) جاندار کو باندھ کر نشانہ بنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا (۳۵)

"بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اُس شخص پر جو کسی جاندار کو باندھ کر نشانہ بناتا ہے۔"

(۴۷-۴۸) جانور کے چہرے پر داغ لگانا یا اس پر مارنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر نشان بنے ہوئے تھے' اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ)) (۳۶)

---

(۳۴) سنن النسائی' کتاب الضحایا' باب النھی عن المجثمۃ' ح ۴۴۴۲۔

(۳۵) صحیح مسلم' کتاب الذبائح' باب النھی عن صبر البھائم۔

(۳۶) صحیح مسلم' کتاب اللباس' باب النھی عن ضرب الحیوان فی وجھہ و وسمہ فیہ' ح ۱۶۷۳۔

"جس نے اس پر داغ لگایا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔"
اور ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَمَا بَلَغَکُمْ اَنِّیْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِیْ وَجْهِهَا اَوْ ضَرَبَهَا فِیْ وَجْهِهَا))(۴۷)

"کیا تمہیں یہ بات نہیں پہنچی کہ جو آدمی جانور کے منہ پر داغ لگائے یا اس کے چہرے پر مارے اس پر میں نے لعنت کی ہے۔"

(۴۹۔۵۸) شراب سے تعلق بنانا

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ' وَشَارِبَهَا' وَسَاقِيَهَا' وَبَائِعَهَا' وَمُبْتَاعَهَا' وَعَاصِرَهَا' وَمُعْتَصِرَهَا' وَحَامِلَهَا' وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ' وَآكِلَ ثَمَنِهَا))(۴۸)

"اللہ نے لعنت کی ہے (۴۹) شراب پر' (۵۰) اس کے پینے والے پر' (۵۱) اس کے پلانے والے پر' (۵۲) اس کے بیچنے والے پر' (۵۳) اس کے خریدنے والے پر' (۵۴) اس کے نچوڑنے والے پر' (۵۵) نچوڑنے کا کہنے والے پر' (۵۶) اس کے اٹھانے والے پر' (۵۷) جس کی طرف اٹھا کر لے جائی گئی ہو اُس پر' اور (۵۸) اس کی قیمت کھانے والے پر۔"

---

(۴۷) صحیح مسلم' کتاب اللباس' باب النھی عن ضرب الحیوان فی وجھه ووسمه فیه۔ سنن ابی داؤد' کتاب الجھاد' باب النھی عن الوسم فی الوجه' ح ۲۵۶۴۔

(۴۸) سنن ابی داؤد' کتاب الاشربة' باب العنب یعصر للخمر۔ المستدرك للحاکم' ج ۲' ص ۳۲۔

(۵۹) اللہ کی شریعت میں حیلے تراشنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: قَاتَلَ اللّٰہُ فُلَانًا، اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَّلُوْھَا فَبَاعُوْھَا)) (۳۹)

"میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ فلاں کا ستیاناس کرے، کیا اُسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ جب ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا۔"

اسی موقع کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَاِنَّ اللّٰہَ اِذَا حَرَّمَ عَلٰی قَوْمٍ اَکْلَ شَیْءٍ حَرَّمَ عَلَیْھِمْ ثَمَنَہٗ)) (۴۰)

"اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کو حرام کیا ہے تو اُس قوم پر اس کی قیمت بھی حرام کی ہے۔"

موجودہ زمانے میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شریعت میں حیلہ سازی کی بے شمار شکلیں دستیاب ہیں۔ بہت ساری حرام چیزوں کے نام ہی اس لیے بدل دیئے گئے ہیں کہ انہیں حلال بنا کر استعمال کیا جا سکے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات سے پیشگی خبردار کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَذْھَبُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ حَتّٰی تَشْرَبَ فِیْھَا طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ، یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اسْمِھَا)) (۴۱)

---

(۳۹) صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب المیتۃ والاصنام۔

(۴۰) مسند امام احمد، ج ۱، ص ۳۲۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی ثمن الخمر والمیتۃ، ح ۳۴۸۸۔

"چند روز بھی گزرنے نہ پائیں گے کہ میری اُمّت کا ایک گروہ شراب پینا شروع کردے گا' بس وہ لوگ اس کا نام بدل لیں گے۔"

حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے ایسے حیلہ سازوں کا راستہ اپنے اس فرمان سے بالکل بند کردیا تھا۔ فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ' وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) (۴۲)

"ہر نشہ آور شے شراب ہے' اور ہر شراب حرام ہے۔"

جو آدمی شراب کا نام بدل کر اسے استعمال کرے گا اس پر ایک تو شراب پینے کی لعنت پڑے گی اور دوسری لعنت حیلہ سازی اور اسے مباح بنانے کی پڑے گی۔ شراب کو حلال سمجھنا شراب نوشی کے مقابلے میں کہیں بڑا جرم ہے' اس لیے کہ وہ آدمی بلا خوف و خطر اور اللہ تعالیٰ کی شرم و حیا کے بغیر لوگوں کو حرام کے استعمال کی طرف دھکیل رہا ہے۔ چنانچہ حرام چیزوں کو حلال قرار دینے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ معاشرے میں خود بخود پھیل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (الذّٰریٰت: ۵۵)

"اور یاددہانی کرائیے' بلاشبہ یاددہانی اہل ایمان کو فائدہ دیتی ہے۔"

جناب محمد بن الحسین رحمہ اللہ کہتے ہیں "جو حیلے بہانے حق کو ہی ختم کردیں ان کا سہارا لے کر اللہ کے احکام سے فرار مؤمن کے شایانِ شان نہیں ہے۔"

---

(۴۱) سنن ابن ماجۃ' کتاب الاشربۃ' باب الخمر یسمونھا بغیر اسمھا' ح ۳۳۸۴۔

(۴۲) سنن ابن ماجۃ' کتاب الاشربۃ' باب کل مسکر حرام' ح ۳۳۹۰۔

(۶۰) ذکر اللہ اور اس کی سرپرستی کے علاوہ دنیا اور اس کی نمائش سب لعنتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ' مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا' اِلاَّ ذِکْرُ اللّٰهِ' وَمَا وَالاَهُ' اَوْ عَالِمًا' اَوْ مُتَعَلِّمًا)) (۴۳)

"دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے' سوائے اللہ کے ذکر کے' اور جو چیز اس کی معاون بنے' اور سوائے عالم کے اور طالب علم کے۔"

دنیا سے مراد ہر وہ چیز ہے جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے اور اس سے دور کر دے۔

مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ کَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهُ' جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ' وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ' وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ' وَفَرَّقَ عَلَیْهِ شَمْلَهُ' وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلاَّ مَا قُدِّرَ لَهُ)) (۴۴)

"جس شخص کی طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بے نیاز کر دیتے ہیں اور اس کے سارے معاملات کو ٹھیک کر دیتے ہیں اور دنیا سر کے بل اس کی طرف چلی آتی ہے۔ اور جس کی طلب دنیا ہو اس کی محتاجی اللہ اس کی نگاہوں کے سامنے گاڑ دیتے ہیں اور اس کے سارے معاملات الجھا دیتے ہیں' اور دنیا بھی اسے نصیب ہی کی ملتی ہے۔"

---

(۴۳) سنن ابن ماجة' کتاب الزهد' باب مثل الدنیا' ح ۴۱۰۸۔

(۴۴) سنن الترمذی' کتاب صفة القیامة' باب ۳۰' ح ۲۴۶۵۔ سنن ابن ماجة' کتاب الزهد' باب الهم بالدنیا' ح ۴۱۰۵۔

باب دوم

جن کاموں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے جنّت حرام کی ہے یا آگ کی "نوید" سنائی ہے

(۶۱) مسلمان کا حق مارنا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ))(۴۵)

"جس کسی نے قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مارا اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے آگ لکھ دی ہے اور جنّت اس پر حرام کر دی ہے"۔ ایک آدمی نے دریافت کیا: "یا رسول اللہ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خواہ وہ پیلو کی جڑ ہی کیوں نہ ہو!" (یعنی مسواک جیسی چیز)۔

(۶۲) جان بوجھ کر مومن کو قتل کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

(۴۵) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃ بالنار، ح ۱۳۷۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيْمًا۝﴾

(النِّساء : ۹۳)

"اور جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا' اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔"

(۶۳) پڑوسیوں کے لیے وبالِ جان بننا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))[۴۶]

"وہ شخص تو جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی بھی محفوظ نہ ہوں۔"

(۶۴) عورت کا بلاوجہ طلاق طلب کرنا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ))[۴۷]

"جو عورت اپنے خاوند سے بلاوجہ طلاق طلب کرے' اس پر تو جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔"

---

(۴۶) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان تحریم ایذاء الجار' ح ۴۶۔

(۴۷) سنن ابی داؤد' کتاب الطلاق' باب فی الخلع۔ سنن الترمذی' کتاب الطلاق' باب ما جاء فی المختلعات۔ سنن ابن ماجۃ' کتاب الطلاق' باب کراھیۃ الخلع للمرءۃ۔

(۶۵) قرابت داروں سے قطع تعلق کر لینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)) (۴۸)

"قرابت داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

مزید فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَا لَهُ فِيْ اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) (۴۹)

"جسے یہ پسند ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر لمبی ہو' اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں' مَیں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق کاٹ لیتے ہیں' مَیں اُن سے بھلائی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہیں' مَیں بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں اور وہ زیادتی پر زیادتی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ ماجرا سن کر فرمایا:

((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ ' وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)) (۵۰)

"اگر معاملہ اسی طرح ہے جس طرح تم بیان کر رہے ہو تو گویا تم ان کے

---

(۴۸) صحیح مسلم' کتاب البر والصلة والادب' باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها۔

(۴۹) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ۔

(۵۰) صحیح مسلم' حوالہ سابقہ۔

منہ میں گرم گرم راکھ ڈال رہے ہو' اور جب تک تم اسی اخلاق پر قائم رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔"

(٦٦) چغلی کھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)) (۵۱)

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔"

حضرت ہمام بن الحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' ایک آدمی آ کر ہمارے پاس بیٹھ گیا' حضرت حذیفہ سے کسی نے کہا: یہ آدمی سرکاری محکموں میں لوگوں کی مخبری کرتا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے سنانے کی خاطر بآوازِ بلند فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) (۵۲)

"چوری چھپے لوگوں کی باتیں سن کر چغلی کھانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"

امام نووی رحمہ اللہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "نَمَّامٌ اور قَتَّاتٌ ایک ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور نَمِیْمَةٌ کہتے ہیں: لوگوں کے درمیان جھگڑا کھڑا کرنے کی خاطر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر باتیں نقل کرنا۔"

قَتَّات' نَمَّام ہونے کے باوجود تھوڑا مختلف بھی ہوتا ہے' پہلے وہ چوری

(۵۱'۵۲) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب غلظ تحریم النمیمة۔

چھپے لوگوں کی باتیں سنتا ہے' یعنی لوگوں کی باتوں کی جاسوسی کرتا ہے' پھر فساد کھڑا کرنے کے لیے یہی باتیں فریق مخالف تک پہنچاتا ہے —— واللہ اعلم!

(٦٧) تکبّر کرنا

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)) (۵۳)

"جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔"

(٦٨۔۷۰) احسان جتلانا' نافرمانی کرنا اور نشہ کی عادت کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)) (۵۴)

"احسان جتلانے والا' (والدین کی) نافرمانی کرنے والا اور نشہ کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔"

(۷۱) جھوٹ اور برائی میں ملوث ہونا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((... وَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ ' وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ)) (۵۵)

---

(۵۳) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب تحریم الکبر وبیانہ' ح ۹۱۔

(۵۴) سنن النسائی' کتاب الاشربۃ' باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر' ح ۵۶۷۲۔

(۵۵) صحیح البخاری' کتاب الادب' باب ما ینھی عن الکذب' ح ۵۷۴۳۔

"... اور یقیناً جھوٹ بدی تک پہنچا دیتا ہے اور بدی جہنم تک پہنچا دیتی ہے۔"

دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)) (۵۶)

"جو آدمی لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے' اس کے لئے تباہی ہے' اس کے لئے بربادی ہے۔"

(۷۲) خودکشی کرنا

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ، فَجَزِعَ، فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) (۵۷)

"تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو زخم تھا' وہ تکلیف پر صبر نہ کر سکا' چھری لے کر اپنا ہی ہاتھ کاٹ بیٹھا۔ نہ ہی آرام آیا اور نہ ہی خون بند ہوا' بالآخر مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میرے بندے نے اپنے بارے میں مجھ سے بھی جلدی کی' لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام

(۵۶) سنن ابی داؤد' کتاب الزھد' باب فی التشدید فی الکذب' ح ۴۹۹۰۔ سنن الترمذی' کتاب الزھد' باب فیمن تکلم بکلمة لیضحك بھا الناس۔

(۵۷) صحیح البخاری' کتاب الانبیاء' باب ما ذکر عن بنی اسرائیل' ح ۳۲۷۶۔

کر دی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ ﴾ (النساء : ۲۹ '۳۰)

"اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو' یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ' يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ' خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا' وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا' فَقَتَلَ نَفْسَهُ' فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا اَبَدًا' وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ' فَقَتَلَ نَفْسَهُ' فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا))(۵۸)

"جس شخص نے اپنے آپ کو تیز دھار آلے سے قتل کیا' تیز دھار آلہ اس کے ہاتھ میں ہو گا' وہ مسلسل اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ کو چاک کرتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو ختم کیا وہ ہمیشہ ہمیش تک جہنم کی آگ میں زہر ہی پیتا رہے گا' اور جس نے کسی پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ اسی طرح جہنم میں ہمیشہ ہمیش تک خودکشی کرتا رہے گا۔"

---

(۵۸) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ' ح۱۰۹۔

(۷۳) رعایا سے دھوکہ بازی کرنا

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلاَّ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) (۵۹)

"اللہ تعالیٰ جس بندے کی سپردداری میں کچھ لوگوں کو دے دے اور پھر وہ مرتے دم تک ان سے دھوکہ کرتا رہے' ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔"

(۷۴) حرام کمائی پر پرورش پانا

حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ جَسَدٍ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ)) (۶۰)

"ہر وہ جسم جو حرام پر پلا ہو' آگ اس کے لیے بہترین جگہ ہے۔"

(۷۵-۷۶) متکبرانہ چال اور سخت گیرو بد اخلاق ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ)) (۶۱)

"نہیں جنت میں داخل ہو گا متکبرانہ چال چلنے والا اور نہ ہی سخت گیرو بد اخلاق آدمی۔"

---

(۵۹) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار' ح ۱۴۲۔

(۶۰) مسند امام احمد' ج ۳' ص ۳۲۱۔ المستدرك للحاكم' ج ۴' ص ۱۲۷۔

(۶۱) سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی حسن الخلق' ح ۴۸۰۱۔

(۷۷) بالخصوص عورتوں کے لیے

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس گھاٹی میں تھے' اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

((اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ شَيْئًا؟)) فَقُلْنَا: نَرٰى غُرَابًا اَعْصَمَ' اَحْمَرَ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُنَّ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فِي الْغِرْبَانِ)) (۶۲)

"دیکھو تمہیں کوئی چیز نظر آرہی ہے؟" ہم نے کہا: ہمیں ایک اعصم کوا نظر آرہا ہے' یعنی جس کی چونچ اور دونوں ٹانگیں سرخ ہیں۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس طرح عام کووں میں یہ کوا امتیازی شان اور وصف والا ہے صرف اسی طرح کی امتیازی شان والی خاتون ہی جنت میں جاسکے گی۔"

(۷۸) مؤمن پر تہمت لگانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ فِيْ اَمْرِهِ' وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَلَيْسَ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ' وَلٰكِنْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ' وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ ' وَمَنْ قَالَ فِيْ

(۶۲) مسند امام احمد' ج ۴' ص ۱۹۷۔ ۲۰۵۔ المستدرک للحاکم' ج ۴' ص ۶۰۲۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة' ح ۱۸۵۰۔ استاذ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخِبَالِ ' حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ ' وَلَيْسَ بِخَارِجٍ)) (۶۳)

"جس کی شفاعت اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کی تنفیذ کے آڑے آئی اس نے اللہ سے مقابلہ شروع کر دیا۔ جو آدمی مقروض مرا اس کی طرف سے ادائیگی درہم و دینار کی شکل میں نہیں ہو گی بلکہ نیکیاں دے کر اور گناہ اپنے سر پر لے کر ادائیگی کرے گا۔ اور جس نے جان بوجھ کر باطل کی طرف سے جھگڑا کیا وہ مستقل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا جب تک وہ اپنے موقف کو چھوڑ نہیں دیتا۔ اور جس نے مؤمن پر بہتان لگایا اللہ تعالیٰ اسے خونی کیچڑ میں ٹھہرائے گا جب تک وہ اپنی بات سے باہر نہ نکل آئے' اور وہ نکلنے والا بھی نہیں ہو گا۔"

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب : ۵۸)

"اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔"

(۷۹۔۸۰) لوگوں کو کوڑوں سے مارنا اور عورتوں کا ننگا گھومنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا ' قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ

(۶۳) سنن ابی داؤد' کتاب الاقضية' باب فيمن يعين على خصومة' ح ۳۵۹۷۔ المستدرك للحاكم ج ۲' ص ۲۷۔ مسند احمد' ج ۲' ص ۷۰۔

كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ ' يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ ' وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ ' مُمِيْلاَتٌ مَائِلاَتٌ ' رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ ' لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ ' وَلاَ يَجِدْنَ رِيْحَهَا ' وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)) (۶۴)

"جہنم کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا' وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم جیسے کوڑے ہیں' ان سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں' اور لباس پہننے کے باوجود ننگی عورتیں' دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی' ان کے سر اونٹ کی کوہان کی مانند ایک طرف جھکے ہوں گے' نہ تو جنت میں جائیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی' جب کہ جنت کی خوشبو تو بہت دور سے سونگھی جا سکتی ہے۔"

✪ ✪ ✪

(۶۴) صحیح مسلم' کتاب الجنۃ' باب النار یدخلها الجبارون والجنۃ یدخلها الضعفاء' ح ۲۱۲۸۔